
Registered No A 783
THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)

[illegible]

جلد ۱۰ نمبر ۱۰

مضامین غیر

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۵ء

ہولی کی رباعیاں

نظارۂ گلرخاں

ساقی ہولی بھی آگئی دھوم کے ساتھ / دیکھیں کیا کرتی ہے یہ مغموم کے ساتھ
نظارۂ گلرخاں کبھی تو ہوگا / بیٹھے ہیں اسی امید موہوم کے ساتھ

جوانی کی بات

واللہ جوانی کی بھی کیا ہوتی ہے بات / دن کٹتا ہے شوق میں تپش میں رات
سمجھے تھے کہ پیری بھی ہے اک لطف کی شے / شیطان کی خالہ نکلی یہ تو ہیہات

نشۂ طرب

جب تک تھا نشۂ طرب سر پہ سوار / تھی ساقی و شیشہ و خم دل کی بہار
وہ نشہ ہرن ہوا تو ہے یہ حالت / مے پیتے ہیں پھر بھی کم نہیں ہوتا خمار

شب وصل

وہ وصل کی رات اور وہ یوم طرب / اٹھتا ہے دل میں درد یاد آتے ہیں جب
بچھڑوں کے ملانے والے کب آئینگے / پھیلے ہیں جنکے واسطے دست طلب

یکبار دیدم بار دیگر ہوس است

ٹوٹا جاتا ہے کیوں دل حسن پرست / گھٹتی جاتی ہے اپنی ہمت کیوں پست
کوشش نہیں جاتی رائگاں کہتا جا / دیدم یکبار بار دیگر ہوس است

ریگستان عیش و طرب کا عرب

دل تھا مرا سرمایۂ صد عیش و طرب / ریگستاں میں پڑا تھا گویا کہ عرب
نخل امید میں لگے تھے خوشے / بڑھتا رہتا تھا ہر گھڑی دست طلب

چراغ سر راہ

ہر وقت ترقی پہ رہے حشمت و جاہ / سینہ میں ہمارے دل رہے خود آگاہ
ہو جادۂ راستی کا رہرو ہر ایک / اور دوسروں کے لیے چراغ سر راہ

ہولی کی رنگ رلیاں

ہولی کی اگلی رنگ رلیاں پھر ہوں / خوش رنگ لباس اور گلیاں پھر ہوں
مستانہ ہر اک داد طرب ہند میں دے / عشرت سے شگفتہ دل کی کلیاں پھر ہوں

بیت الحزن ہند طرب خانہ بنے

بیت الحزن ہند طرب خانہ بنے / ہر ایک روش ہماری رندانہ بنے
خورشید پہ کسی کے جان دے دے کوئی / گر شمع ہو ایک دوسرا پروانہ بنے

رندوں کو حکم آبکاری

ہر فرد کے سر پہ نشہ طاری ہوجائے / ہر شخص بلا کا میگساری ہوجائے
ترساں رہے محتسب تو لرزاں قاضی / ہر رند کو حکم آبکاری ہوجائے

آب آتشیں

ہاں اٹھ کے ارغواں پلادے ساقی / اعجاز سے رندوں کو جلادے ساقی
آئینۂ دل کدورتوں سے پُر ہے / تیزاب سے مے کی تو جلا دے ساقی

ذات باری متعین حال

ہے اپنی معین حال ذات باری / جو مے کے خم سے ہوگئی ہے جاری
رندوں میں جو اتحاد باہم ہوجائے / پھر کیوں ہو غم خمار دل پر طاری

صلائے عام

ہاں آج صلائے عام ہے دوڑ پڑو / رندوں میں جنکا نام ہے دوڑ پڑو
پیاسے جانا نہ آج رکھی ہے سبیل / خم ہے شیشہ ہے جام ہے دوڑ پڑو

زاہد کی درگت

یوں غل ہو گول ڈھول کے آلو ہوجائے / غرات اسقدر بجا لو ہوجائے
رندوں میں جو پھنس جائے کہیں زاہد خشک / اسطرح نچائیں سب کہ بھالو ہوجائے

مے حریت

یہ وہ مے ہے کہ ہر برہمن کو ہے حلال / زاہد کو شیخ و برہمن کو ہے حلال
یہ سچ ہے حریت بہشتی ہے / یزدانی کو عبد اہرمن کو ہے حلال

جو نہ پیے گا پچھتائے گا

پینے کا نہیں جو آج پچھتائے گا / اسطرح کبھی کوئی نہ پلوائے گا
یہ زریں وقت پھر نہ آئے گا ہاتھ / دن ہولی کا سال بھر کو پھر جائے گا

ہندی ندیم

بھوکی ہولی اور یاروں کی غزل سرائی

کہاں کی یہ ہولی کہاں کی دوالی / یہاں ایک ساعت نہیں غم سے خالی
نہ آلو نہ اروی نہ بیگن کی بھاجی / نہ پونچوں کی ٹھٹنی نہ گیہوں کی بالی
خدا جانے کھانے کو کل کیا ملے گا / جو تھی چوٹی موٹی وہ سب ہم نے کھالی
پچکائے ہوئے تو مد بیٹھے ہیں پیٹے / اتنی بیٹھے ان کی آنتوں کی نالی
مہاراج ریڈنگ کیوں جاویں لندن / یہیں بیٹھے تم دیکھو مرغوں کی پالی
نفاق و عداوت کے ہم راگ گائیں / بجاؤ ہر اک شعر پہ تم بیٹھے تالی
نمائش ہے بچوں کی دلچسپ لیکن / حقیقی نہیں ہے یہ نفع خیالی
توانائی آئے گی بچوں میں کیونکر / پچوڑا کریں گے اگر پیپا تی خالی
یہ دعوے ہے سچا پنپنے نہ دے گی / کبھی ان کو ماں باپ کی خستہ حالی
نہیں سرخ و کس طرح کے پڑ با / جنہیں رہا ہے گرسنہ کی کنگالی

ہیں کیا بجا ہے جو شیخ بس بلین
کہ ہم تو اٹھاتے ہیں تکلیف والی
نہ مد کہ کسی کو تو بچ جائے سب کچھ
نہیں ہے یہ تو بیسہ پیارے نرالی
غریبوں پہ ہے ٹیکس کا یہ تشدد
کہ گھر میں بچی ہے نہ وٹیا نہ تھالی
مری جاتی ہے بھوک کے مارے خلقت
نہ پالا پڑا ہے نہ ہے خشک سالی
بچاؤ گے تم اور کہاں تک جھنجھوٹے
کوئی بن کے سالا کوئی بن کے سالی
اڑاتے مزے ہم بھی ہوتے جو گورے
مگر کیا کریں اب کہ رنگت ہے کالی
رہے ہم جو سوچی کے سوچی تو پھر کیا
بچت کی میاں تم نے صورت نکالی
دیرا اپنے منہ پہ شفیق اب گلال لے
بناوٹ سہی ہو تو چہرے پہ لالی

راقم
عبدالسلام بیگ شفیق شاگرد حضرت نیرنگ جھالاواڑی

اندوری ہولی

ارے یار ہم تو سمجھے تھے کہ اندور کے ناتھورام اس سال عارضۂ ضعف جگر میں مبتلا ہو گئے کیونکہ اندور پر تہمت لگانے سے طبیعت میں جوش و خروش دھیما پڑ گیا ہوگا۔ مگر واہ رے ناتھورام اگر ہزار ایسے واقعے ہوں تو ہوا کریں۔ تیری قوت جبلانی میں ضعف آنا محال ہے۔ بڑی بڑی ممتاز ہستیاں تیری زوال قوت ہیں تاہم و تہور میں اس گردبت کی کیا حقیقت ہے۔ مگر یار ہم تو جب قائل ہوں کہ ناتھورام جی بھاگی ہوئی سہیلیوں کو پھر زیر رزیر کریں اپنے لب خارا شگاف سے رخساروں کے دھبے مٹائیں۔ اتفاقاً بندہ بھی ناتھورام جی کے جلسۂ ہولی میں شریک ہوا ایک طوائف یہ غزل گا رہی تھی۔

وھو ھذا

رہی پبلک نہ جب بیداد گر کی یار ہولی میں
تو رواداروں پہ وہ کرنے لگے بھرمار ہولی میں
بظاہر دوست بن کر خوب ہی بوچھیں اڑاتے ہیں
مگر شیشی پلیٹوں کی غضب ہے دھار ہولی میں
گلاں کی بھی برسی نہ مد اور نہ جب پہ برسا ہے
اٹھیں دونوں پہ ہے پچکاریوں کی مار ہولی میں
مزا اندور میں دیکھیں گے ہولی کا پولس والے
بنے گا ہر سپاہی خوب ہی زردار ہولی میں
اگر اندور کو خواہش فرد مست زر کی ہوتی
تو آتی سر کے بل وہ باؤلی سو بار ہولی میں
گئی چولہے میں شاہی کون اب پوچھے آتا ہے
اڑاتے ہیں مزے ایران کے تاجدار ہولی میں
گلے میں ڈال دو پڈنگ کے اندور اور نا بچ
کہ نشتر خوشنما ہوں گے یہ دونوں ہار ہولی میں

تبسم
ن۔ ش۔ جھالاواڑی از گکڑ گنج

بنگال کونسل کی ہولی

(استائی)

نگری ہاری بن نہ آئے — ہولیاروں نے دھوم مچائی
کوئی جو گن بنا کوئی جوگی — ٹوکری جیب ہے بنائی
دکھ دیا ہے گھر گھر سب نے — سوراج بکت جمائی
ہولیاروں نے دھوم مچائی
کونسل نے اجلاس جمایا — تنخواہ کی بات سنائی
دوس سے اپنے گھر بیٹھے — کچھ نہ بھی سنوائی
ہولیاروں نے دھوم مچائی

ساتوں دل آن جب بیٹھے — ڈٹ گئی چوپائی
ایک ہی ذکر کی پیر تھا — وہ بھی بہت تشنائی
ہولیاروں نے دھوم مچائی
حافظہ چھوڑ چھپ کے بیٹھے — مرلی سے آگ لگائی
دشمن دوست کچھ کام نہ آئے — سوہی آگ لگائی
سنو جس ہولی جلائی

راقم
حافظ جان خاں جھالاواڑی شاگرد حضرت نیرنگ

دستہ عہدہ [illegible] کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible] سنہ ۱۹۲۵ء

نمبر مقدمہ [illegible]

بعدالت چودھری محمد علی صاحب [illegible] منصف [illegible]

مقام [illegible] ضلع [illegible]

[illegible]

ہرگاہ [illegible] بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء [illegible] انفصال قطعی مقدمہ [illegible]

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع و فیصل ہوگا۔

بثبت مہر و دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ [illegible] ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]
آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم

مہر عدالت

کوک شاستر مفت

[illegible] کوک شاستر [illegible] مفت [illegible] وی پی [illegible] منگائیے۔ [illegible] قیمت [illegible] نصیب اردو [illegible] ہنسی کا پٹارہ [illegible] قیمت [illegible] علاوہ محصول

منگانے کا پتہ
منیجر عظمت بک ڈپو۔ لکھنؤ

دیوان چرکین

[illegible] دیوان [illegible] لکھنؤ کے مشہور [illegible] چرکین صاحب کا
دیوان [illegible] صاحب [illegible] ایک روپیہ [illegible] قرار دیا تھا [illegible] برس کے بعد [illegible] دیوان [illegible] قیمت [illegible] اخبار کا حوالہ مع تاریخ ضرور دیجیے

ملنے کا پتہ
منیجر عظمت بک ڈپو لکھنؤ

مولانا ادبار العلماء اور شیعہ کانفرنس

خطبہ استقبالیہ پر ایک سرسری نظر

پیپے مولانا پنچ۔ ہم لوگوں کی دعا اور بعض مولویوں کی بددعا نے اثر دکھایا یعنی کانفرنس صاحب ٹھیک ہولی میں بمبئی پہنچ گئیں اور استقبالی کمیٹی کے صدر حضرت مرزا ہاشم اصفہانی ناظم التجار کا خطبہ صدارت بھی شائع ہو گیا۔ صدر صاحب نے سوا معذرت کی ہے کہ وقت کم تھا اللہ سوا تک بہتیرے نہ عبیر ملانہ گلال نہ تواضع ہو سکی نہ دعوت۔ فراخ دل میزبانوں کا عام دستور ہے کہ مرغن کھلاتے اور مخمل پر سلاتے ہیں پھر بھی قصور میزبانی کی معذرت کرتے جاتے ہیں۔ اس معذرت کو تو رسمی تعارفات کے حوالے کیجیے ہاں آپ کی یہ شکایت کہ کانفرنس سترہ سال تک اُدھر اُدھر مہمان بنتی رہی بمبئی والوں کو بھولنا نہ پوچھا کیسقدر رشتے کے قابل ہے مگر آپ چودہ برس تک ولایت میں ممالک اسلامیہ کی خیر مناتے رہے آپ کو کیا خبر کہ غریب کانفرنس پر کیا گزری ہے

ایذائیں اُٹھاتے ہوئے دُکھ پاتے ہوئے ہیں
ملاؤں سے تنگ آئے ہیں اُکتائے ہوئے ہیں

ابتک تو غضب کرتا ہمارا دل بیتاب
سو گئے ہوتے ڈانٹتے ہوئے دھمکاتے جو ہیں

اے حضرت ابتک یہ غریب گو بعض بزرگوں کی دعا کا نام لینا فضول عام مستورات میں داخل تھی۔ اِدھر ذرا سی بات ہوئی اور فوراً ڈانٹ پڑی نشوز: (نافرمانی معصیت) کا الزام قائم ہو گیا۔ الحمد للہ وہ بھی کہیں اوڑھی؟ یہ نئے گھر سے رو تعلیمیافتہ بدنظروں کی طرف آنکھ اُٹھا کے کیوں دیکھا؟ حالانکہ سچ پوچھیے تو اس بیچاری کا کوئی گناہ نہ تھا خود یہ ملا صاحب دیکھتے تھے کہ ہمارے کام بغیر اس گروہ کے شامل کیے چل نہیں سکتے نہ ہماری انجمنیں ایسی ترقی کر سکتی ہیں جیسی دنیاداروں کی کانفرنسیں۔ نہ ان کو کوئی نیا پڑھا لکھا شخص پوچھتا ہے لہذا خود انھوں نے کانفرنس نام رکھا اور نئے نئے زیور مثلاً کثرت رائے پر فیصلہ کے بہترین آرگنائزیشن کے ریزرنگ ڈھنگ کے

اے تو رگاہ عالم پر جلوہ پا کر شاید غلط رہیے گی مگر دل میں پہلے سے یہ بات ٹھان لی کہ اگر قابو کے خود اس جلوہ آرائی پر رنجیدہ ہوں تو پھر اُن لیلیٰ والے شتر با کی طرح اُن کی مشکیں کس لیجئے۔ انھیں سے چندے لیجئے اپنی رائے سے صرف کیجئے اور انھیں کوئی حق باز پُرس نہ ہو گا۔ واقعہ یہی ہوا۔ سفاہت کے رشک نے اعتدال و عدل سے باہر پاؤں نکالے تُن مُن شروع ہوئی اور جب دیکھا کہ نئے پڑھے جن کسی طرح قابو میں نہیں آتے تو سارا غصہ غریب مستورہ پر اُتار دیا کبھی فاضربوہن پر عمل ہوا کبھی مصالحت کی ٹھہرائی کبھی واہجروہن فی المضاجع سے کنارہ کشی کا پردہ دکھایا کبھی نصیحت و وعظ پر آمادہ ہوئے لیکن سب کا حاصل یہ تھا کہ اپنی شخصیت سب سے بڑھی چڑھی رہے۔ باوجود ان ہمہ اغراض و مصالح ذاتی کی بنا پر فراق افتراق کے پہلو بچاتے رہے اسوجہ سے کہ اور کوئی ذریعہ معیشت و روشناسی حکام و امرا انکے قبضے میں نہ تھا نئے مشتاقوں نے جو یہ دیکھا کہ یہ بعض اہل عمائم کسی طرح

پنڈ نہیں چھوڑتے ہر بات میں فی نکالتے ہیں تو وہ رفتہ رفتہ کنارہ کش ہو گئے کہ تم جانو تمہارا کام جانے ہمیں بلایا تھا تو ہم آئے تھے اور ایک کانفرنس کا نام سُن کے آئے تھے لاڈیت کی دوکان سمجھتے تو کبھی نہ آتے۔ چنانچہ تھوڑا زمانہ یوں ہی اینٹھنے بگڑنے میں گزر گیا اتفاقاً ایک نئی تعلیمگاہ کھولی گئی چند امیر امرا اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور مال جمع کرنے لگے اور سے تو یہ قیامت آگئی سب اسی طرف پھر گئے اب تک کا بی میں بھات ہمارا تمہارا ساتھ جڑ گیا بھات بگڑ گیا ساتھ: بیچاری کانفرنس لاکھ لاکھ چیخی پیٹی چلائی و لو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقة (تم ہرگز عورتوں کے ساتھ انصاف کر ہی نہیں سکتے اگرچہ انصاف کرنے کی ہوس نے گھیرا ہے تو انصاف سے بالکل منہ نہ موڑو اور اُس بیچاری کو بیچ ادھر میں پڑا نہ رہنے دو) مگر کون سُنتا ہے۔ گتھیں پڑیں اور ایسی پڑیں کہ صلح کرانے والوں کے سلجھائے نہ سلجھیں۔ آپ جانے یہ مصیبت بُری ہوتی ہے کچھ دنوں پیام سلام ہوا آخر جب یہ بیچاری نان شبینہ کو محتاج

عشق کے مبتلا

ہیں حکام کے ظلم و دشمن کو پچھاڑنے کے لیے تعویذ محبت پیدا کرنے یا کسی کے دل پر قابو

وہ سو کوس پر بھی اپنا تعویذ کرنے یا مقصود محبوب کو حاصل کرنے مشتاق کو بھی اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کر اپنی محبت میں دیوانہ اور فریفتہ کرنے اور خود آپ اپنا عاشق بنانے کی خواہش ہو حضرات اگر چاہتے ہیں آزمائیں وہ دو پیسہ کا آنہ روانہ کریں تو ہم بھیجیں گے نام محبوب اگر معلوم ہو سکے ورنہ کچھ مضائقہ نہیں تعویذ [illegible] علیحدہ [illegible] ذریعہ صدہا انھیں نمونہ [illegible] علیحدہ [illegible] کے ذریعہ صدہا انھیں بلکہ ہزارہا حضرات [illegible] کو پہنچ چکے ہیں۔ طلب فرما کر کلام الٰہی کا معجزہ دیکھیے۔ تعویذ کو بازو پر باندھیے اور حضرت یوسف کا سا چہرہ بنا ہوا ان کی دعا دیکھیے۔ پھر کچھ نہ کیجئے نہ کیجئے جو کشش دیکھیے۔ خود بخود [illegible] ہو کر [illegible] آپ کا زر خرید غلام بن جائے گا اور خوشی سے غلام کرنے کے لیے آمادہ ہو جاوے گا اس تعویذ کا پاس رکھنے والا اگر کسی وقت دن میں یا شب میں ذریعہ خواب کے کسی بزرگ کی حسین و نورانی شکل دیکھے تو الفت ہونا چاہیے۔ بالخصوص ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا اور ایک تعویذ ایک ہی محبوب کے کام آتا ہے۔ بوقت طلبی اشتہار کا حوالہ ضرور دیجیے۔

ملنے کا پتہ — پیر جی مشہور عامل لکھنؤ

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۲/۱۲۲ سنہ ۱۹۲۵ء

عدالت جناب منشی مرزا محمد منعم [illegible] صاحب بہادر [illegible]

بشیشر ناتھ [illegible] پسران [illegible] ساکن [illegible] — مدعی

بنام

[illegible] — مدعا علیہ

[illegible] — مدعا علیہ

[illegible] کے لیے جواب دہی کے واسطے [illegible] حاضر ہو [illegible] ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء بوقت ۱۰ بجے [illegible] بمعرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے بخوبی واقف ہو [illegible] جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو [illegible] اور [illegible] کرو اور تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کہ جن پر تم تمہارا [illegible] ہو [illegible] کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہو گا۔

آج بتاریخ [illegible] ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۵ء [illegible] دستخط [illegible] سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

لطف حیوٰۃ — مقوی [illegible] حکیم [illegible] جسکی کیفیت [illegible] آخری حصہ میں [illegible] قیمت [illegible] مع محصول [illegible] ملنے کا پتہ [illegible] دفتر اودھ پنچ لکھنؤ

ہو گئی اور زیادہ تر ائی تو طلاق مل گئی اگرچہ حق مہر ابھی تک باقی ہے۔ وہ دریں حال بیبی داؤں کو پوچھنا یا اُن کی طرف رُخ کرنا تو درکنار خود دوسی پڑوسی سے بات چیت کی مہلت بھی نہ ملی۔ ہاں جب عدۃ کے دن پورے ہو گئے تو سال ہی کے اندر آپ نے دیکھ لیا کہ اس نے بے مروتی نہیں کی۔

اس شکایت داستانہ کے بعد صدر صاحب نے مجالس عزا و وعظ کی نسبت ان الفاظ میں رائے زنی کی ہے۔

"شیعہ بھائیوں کو جاننا چاہیے کہ ان مجالس متبرکہ کا مقصد

نشستند و گفتند و برخاستند

سے بہت زیادہ ہے کاش وہ روضہ خوان اور وہ واعظین جو فضائل و مصائب اہلبیت علیہم بیان فرماتے ہیں قومی حالت کا بھی مطالعہ فرمائیں اور اس سے اپنے سامعین کو آگاہ کریں"

مشورہ تو فی الواقع نیک ہے۔ مگر آپ تعجب کریں گے کہ شیعوں کی اتنی بڑی آبادی اور اشتغال عزاداری کے باوجود آج تک کوئی مدرسہ جس میں تقریر کی مشق اور ضروریات قومی پر اطلاع کے وسائل مہیا کیے گئے ہوں نہیں ہے۔ ایک مدرسۃ الواعظین ہے بھی تو وہ بھی بفضل خدا پنجۂ استبداد و خودرائی میں پھنسا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں اُسکے قوانین و سیاسی اگر کچھ ہیں تو بہت اعلےٰ ہیں اتنے اعلےٰ کہ مدرس اوّل کے درجے میں ہو کا عالم نظر آتا ہے پڑھنے والے نہیں ملتے ضرورت ہے چند فرشتوں کی جو قوم پر رحم فرما کے چولا بدلیں اور بصورت انسان زینت مدرسہ ہوں۔ پیشہ ور روضہ خواں صرف مومنین کو رلانا جانتے ہیں جب تمدنی و قومی امور سے واقفیت ہی نہیں تو بیچارے کیا زبان ہلائیں اگر کچھ منہ سے نکالیں بھی تو بے دینی کا الزام سہیں کل فرمان قضا جریان صادر ہو کہ یہ شخص نیچری ہو گیا ہے کمبخت ترقی نیچریت و نیوری کی ترغیب دیتا ہے شیعہ اگر تعلیم میں پیچھے ہیں عہدوں سے محروم ہیں جاہل ہیں تو ہوا کریں وصول زکوٰۃ کے قدرتی بھکشک موجود ہیں اگر اسکے وعظ سے باقاعدہ

کمیٹیاں فراہم ہو گئیں اور انھوں نے صرف مستحق کو زکوٰۃ دینے کی شرائط تو ہمارے اختیارات کو صرف ہو چکا یا یہ صریح کفر و الحاد ہے ایک ہی فرمان سارا کیا کرایا خاک میں ملا دینے کو کافی ہے۔ جن لوگوں کو اس قسم کے فرمان جاری کرنے کا حق ہے اور کچھ کام بھی چندیں شغل ہمارے اکل کے طور پر کرتے ہیں انکے واسطے قوم کی جہالت بہت مفید ہے ع

اے جہالت بر تو رحمت از تو گشتیم یا فتم

بقول شیخ علی حزیں رحمۃ اللہ علیہ لائے جاؤ۔ کھلے جاؤ خدا فرماتا ہے جو توڑوں کو اپنا مال سمجھو مگر ملا صاحب سے یہ نہیں کہتا کہ بیوہ عورتوں اور جاہلوں کا مال نہ کھاؤ۔ ذاکری محض فضائل و مصائب عجز کی ہے ذکر محض کچھ رو دینے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ گردہ کی بڑھتی ہر فرقہ میں ہے اسلئے پنڈت جی کہ جب تک کتنے بیٹھتے ہیں تو منہ سے یہی نکلتا ہے۔ "جو ہے شہر بھگوان کا پرماں ہے کہ جتنی دیوتا کو چڑھاوے ایک ذرہ کھلوائے تو بھگوان اُسے سونے کے دھن لدوا دیتے"

مولانا کے نزدیک دیندار وہی ہے جو کچھ کو دو دے خواجہ غلام ثقلین مرحوم روزے نماز اور زکوٰۃ کے ہمیشہ پابند رہے مگر دیندار نہ ہو سکے انکے مقابلے میں کئی داڑھی منڈے رئیس جو قبلہ کی طرف کبھی نہیں جھکتے البتہ کسی زندہ قبلہ و کعبہ کی جیب جو ہے اُسے بھر دیتے ہیں شوق سے نذرانیں چڑھاتے اور بیوہ دیگیاں کرتے ہیں انکی دینداری میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ قبلہ و کعبہ کی مذہبی شہادت موجود ہے یہ ثبوت کوئی کمزور نہیں ہے کہ دیندار نہ ہوتے تو قبلہ پروری کیوں فرماتے۔ غرض خدا کا نام صرف ہاتھ کمانے کا ذریعہ ہے رسول کا نام بھی علیٰ ہذا القیاس اور امام کا نام تو یہی ہے

وہ روٹیاں روا کئے ہم مرثیہ خواں ہیں

آپ ان لوگوں سے وہ کام نہیں لے سکتے جو خود کرتے ہیں اور ترقی یافتہ قوموں کو کرتے دیکھتے ہیں۔

آپ نے آخری صفحات میں ایک معرکۃ الآراء بحث چھیڑی ہے وہ یہ کہ شیعہ کانفرنس اٹھارہ سال کی بھرپور جوانی میں کچھ نہ کر سکی۔ اے خیاب ماشاء اللہ

نوجوانی دیکھ کھلائی کالج جاری اسکول جاری یتیم خانہ جاری اسکے ساتھ ہی ایک شفاخانہ بھی جاری کیا تھا مگر وہ شربت کا گھونٹ ہو گیا۔ رہا یہ اعتراض کہ آرگنائزیشن (تنظیم) میں ہیٹی رہی تو آپ جانتے ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ حکم متعات میں داخل ہونے کے بعد بیچارے پنچ بس ہی میں نہ تھی جس طرح ایک نائی کسوٹ میں چقل خود (آئینہ) رکھ نہیں سکتا تھا کہ اصلاح کا عیب ظاہر کر دے گا۔ اسی طرح شکستہ جیبوں سے یہ کانفرنس پاک کی گئی اور جب یاروں نے دیکھا کہ اس سے مقتدیوں کی فہرست میں زیادتی ہوتی ہے۔ کچھ سختی گزرتی ہے تو اس طرف رجوع ہو گئے جب پہلا ہی تھا تو اب بھی تھا اور سچ یہ رکھا کہ یہ تو حضرات انجمن اور جمعیت آشنائی کرنے والیوں میں داخل ہے۔ اسے سنگسار کرنا چاہیے۔

آپ کا قول ہے کہ حضرات علماء و مجتہدین کرام جن کو شرکت کا موقع ہے اور انکے ذاتی مصالح مانع نہیں ہیں وہ سب شریک کانفرنس ہیں مطلب یہ کہ لکھنؤ سے صرف چند علماء اپنے ذاتی مصالح کی بنا پر شریک کانفرنس نہیں ہوئے۔ نہایت غور طلب ہے اجی حضرت تو یہ کہیے ذاتی مصالح نہیں شرعی مصالح کہیے۔ ذات کیسی! مجتہد شریعت میں ذات بھی شرعی ہے صفات بھی شرعی ہیں۔ جو لوگ کانفرنس کے شریک ہیں وہ کسی دن سے مجتہد جامع الشرائط نہیں رہے جس دن سے کانفرنس میں شریک ہوئے آپ جانتے ہیں ہمارے لکھنؤ کی شریعت میں مجتہد جامع الشرائط میں کیا اوصاف ہونے ضروری ہیں؟

بغیر پالکی کے مجتہد نہیں ہوتا۔

بغیر دستی پیش اوقات کا مالک کامل ہوئے مجتہد نہیں ہوتا۔

چار نکاحیوں اور دس بیس متعات رکھے بغیر مجتہد نہیں ہوتا۔

پُر غیظ و غضب نہ ہو سو وقت تک مجتہد نہیں ہوتا۔

امیر جب ہو شریعت کی قید سے آزاد ہو مگر ہو



شکم پیمائی

درزی — اللہ ری پیٹ! بڑی مشکل سے تھوڑا سا فیتا پایا ہے معلوم نہیں کتنے پیٹ کاٹنے پڑے۔

پنچ — ہاں مگر اسکی کیا ضمانت ہے کہ آئندہ توند کو ترقی نہ ہوگی۔

آئے تو اُسکا احترام واجب - ہیں ہیں اسوقت کہاں زحمت فرمائی دنیا نماز میں تاخیر ہوتی تو پروا نہیں، مخلص متشرع ہو مقدس ہو نا ہو عابد ہو اُسکا قول بھی سماعت کے قابل نہیں - اُسوقت فرصت نہیں پھر آئیے گا میں ایک ضروری کام میں مشغول ہوں اہلیہ نے سری کی پایا چھیلنے کی فرمائش کی تھی - آپ اکثر تا وقت آخر فرماتے ہیں کہ ہماری سمجھ میں یہ مسئلہ مشکل سے آئیگا کہ ان چند صاحبان مصالح شرعیہ کو سجدہ کیے بغیر کوئی شخص صاحب ایمان کیونکر ہو سکتا ہے - یاد رکھیے کہ آپ آج ہی سے دشمنان علما و مخالفین دین کی طولانی فہرست میں داخل ہو گئے۔

آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں جہاں یہ لکھا ہے کہ مجلس استقبالیہ نے خاص طور پر علمائے کرام کی خدمت میں شرکت کانفرنس کی دعوت دی اور لکھنؤ کے علما و مجتہدین کی خدمت میں شرکت جلسہ کے لیے ایک وفد بھی بھیجا وہاں یہ بھی ظاہر کیا ہوتا کہ وفد کا نتیجہ کیا ہوا بجز علمائے مجتہدین مجلس نظارت کے جو دور ہی سے بہ نیت خاص فرض نظارت ادا کرنا چاہتے ہیں اور ہرگز کانفرنس کے جم غفیر میں ان ہم چیزوں سے ستر کہنے کے لیے گھسنا نہیں چاہتے جنکے پاس پالکی نہیں اوقات نہیں مستورات نہیں حلیم ہیں منکسر مزاج ہیں صاف گو ہیں لکھنؤ سے اور کون شریک ہوا۔

آپ کہتے ہیں کہ شیعہ کانفرنس کی شرکت کوئی تقلیدی مسئلہ نہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کی ایجاد کردہ مصالح شرعیہ کی اصطلاح ہیں اور عمرو عیار کی زنبیل ہیں مدت سے ہنا پاہے - شاید آپ نے ملفوظات ملاحظہ نہیں فرمائے۔

ان ملفوظات کے ملاحظہ سے ہمیں ایک حکایت یاد آگئی - اہل تاریخ حجاج بن یوسف ثقفی کے نام سے بخوبی واقف ہیں - اسی حجاج نے عرب کی نامی گرامی حسینہ ہند بنت نعمان سے شادی کی مگر شادی خاندان والوں اور حجاج کے خوف سے ہوئی ہند بدل راضی نہ تھی ایک روز ہند سنگار کر رہی تھی سامنے آئینہ تھا اسی محویت میں چند شعر اسکی زبان پر جاری ہو گئے جن کا مطلب یہ تھا:-

یہ ہند تو عرب کی ایک بچھیری ہے مگر ایک خچر کے پالے پڑی اب اگر اُسکے پیٹ سے کوئی اچھا سانڈ گھوڑا پیدا ہوا تو یہ اسکی خوبی ہے اور اگر خچر جنی تو بالکل فطرت کے مطابق ہے۔

حجاج نے جوں ہی یہ شعر سُنے پچھلے پاؤں پلٹا اور دو لاکھ روپیہ مہر کے بھجوا دیے طلاق ہو گئی - کچھ مدت کے بعد خلیفہ عبدالملک نے نکاح کا پیام دیا ہند نے یہ شرط پیش کی کہ میں اونٹ پر سوار ہوں گی اور میرے شہر سے آپ کے شہر تک ننگے پاؤں ننگے سر اونٹ کی مہار تھام کے حجاج کو چلنا پڑے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بندی حاضر ہے۔

حسن و جمال عجب چیز ہے خلیفہ نے یہ شرط منظور کر لی - میاں حجاج کا بس نہ چلا حکم حاکم مرگ مفاجات اونٹ کی مہار تھامے ننگے پاؤں ننگے سر منزلیں طے فرمائیں۔

اگر آپ ان ملفوظات کو ملاحظہ فرمائیں تو ہند کی شرطیں ہیچ نظر آئیں - پھر بھی یہاں کی خلقت خاموش ہے زبان کھولتے ڈرتی ہے آپ نے بڑی جرأت کی جو صاف الفاظ میں چند علما کی عدم شرکت کو اُن کے ذاتی مصالح و اغراض پر مبنی فرمایا - غالباً آپ نوشیرواں کے اُس غلام کے پیرو ہیں جسکی غفلت سے کھانا کھاتے وقت نوشیرواں کے لباس پر شوربے کا ایک قطرہ گر گیا اور جب نوشیرواں نے گھور کے دیکھا تو سارا پیالہ انڈیل دیا - نوشیرواں نے پوچھا کیا پہلی خطا کافی نہ تھی؟ - غلام نے کہا تھا و، غلام تیوروں کی چتون تاڑ گیا کہ قتل کرنے والے ہیں خیال آیا کہ ایک قطرہ گرنے پر اگر حضور نے یہ خون بہایا تو خلقت بدنام کرے گی - لہذا عمداً گستاخی کی اور سارا شوربا لباس شاہی پر گرا دیا کہ جرم خفیف نہ رہے - حضرت واضح رہے کہ وہ لوگ نوشیرواں نہیں ہیں جو اس گستاخی پر انعام دیں - بہرحال آپ کا تمام خطبہ قابل پسند ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ جو شخص چودہ سال تک یورپ میں رہا اور خود اصفہانی ہے ایسی فصیح اردو کیونکر لکھ سکا - دیکھیے حضرت یہ سب کچھ لکھا تو آپ نے اور آئی گئی دوسرے غریبوں کے ماتھے ہوگی -

راقم

ادبار الحکما لکھنؤ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ماکنۃ التولید

یعنی

بچہ جننے کی مشین

یا اللہ خیر! اس خبر کو سُن کے ہول آتا ہے کہ اسکاٹ لینڈ کی ایک جولاہن باسٹھ بچوں کی ماں ہے وہ تو کہیے جلدی سے بیوہ ہو گئی ورنہ دنیا بھر کو زچہ خانہ بنا ڈالتی زیادہ نہیں دس بیس عورتیں بھی اس مہلک مرض میں مبتلا ہو جائیں تو اس جہان وسیع میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہے - باپ پر عرصۂ زندگی پڑوسیوں پر صحن عالم تنگ ہو جائے۔ لکھنؤ میں ایک بائیسی کی مسجد ہے مشہور ہے کہ کسی رئیس کے یہاں ایک ہی بی بی سے بائیس لڑکے ہوئے تھے مگر اسکاٹ لینڈ کی اس پر جگر عورت کا مقابلہ ہرگز ممکن نہیں - عجیب جنّے کی عورت ہے۔

جب اسکا خاوند مرا ہے اُسوقت ۴۶ بچے جیتے جاگتے موجود تھے غالباً انھیں کو دیکھ کے دم نکل گیا - اکثر جگہ لوگ بے اولاد نظر آتے ہیں اسکی وجہ آج سمجھ میں آئی معلوم ہوتا ہے سب کے حصہ کے بچے یہی لے بھاگتی تھی۔

تمہارے سر کی قسم

عرب کے ایک بیوقوف کی حکایت کتابوں میں لکھی ہوئی ہے کہ اسکی لونڈی کسی کے ساتھ زنا کرتی ہوئی پکڑی گئی۔

تو اس نے بیوی سے کہا کیوں ری یہ تو نے کیا کیا؟ [illegible] نے جواب دیا " پھر کیا کرتی اس گھوڑے دغاباز نے تمھارے سر کی قسم دی تھی تم جانتے ہو کہ تمھارا سر مجھے کس قدر پیارا ہے؟

آقا صاحب نے فرمایا بے شک تو مجھ کو چاہتی ہے۔ جلیانوالے باغ کے معاملے میں بھی سر مائیکل اوڈوائر اور دیگر شاطروں نے مسٹر جان بل کو یہی باور کرایا ہے کہ قتل عام نہ کرتے تو پھر کیا کرتے تمھارے سر عزیز پر بن گئی تھی - اور بلاشک اسی بیوقوف عرب کی طرح انھوں نے بھی فرمایا بے شک تم مجھ کو چاہتے ہو -

جب کبھی کوئی دل جلا منصف مزاج اس ذکر کو چھیڑتا ہے تو جان بل کے فرزند لارڈ [illegible] فرماتے ہیں ؎

عشق ازین بسیار کرد است و کند

بچہ آہنگر اور لارڈ لٹن

ایک عورت اپنے بچے کو لوہار کے پاس لے گئی اور کہا جب تک میں بازار سے پلٹوں اس وقت تک تم اس لڑکے کو لوہاری سکھا دو تھوڑی دیر کے بعد آئی اور لڑکے کو ساتھ لے کر چلی گئی دوسرے روز لوہار نے پوچھا کہ آج لڑکا کیوں نہیں آیا عورت نے جواب دیا "اب آ کے کیا کرے گا وہ تو کب کا لوہار ہو گیا" لوہار نے کہا یہ کیونکر - عورت بولی "[illegible] گرم کرنے کے بعد پیٹا جاتا ہے - چھری بنانے میں لوہے کا لمبا ٹکڑا کام آتا ہے یوں دھونکنی ہاتھ میں لیتے ہیں - یوں لوہا نہائی پر رکھ کے گھن لگاتے ہیں یہ ہوتا ہے وہ ہوتا ہے" لوہار نے متحیر ہو کے صورت دیکھی اور کہنے لگا "غضب کا لڑکا ہے ایک ہی گھنٹے میں خود تو سیکھ ہی گیا تمھاری لوہاری ابھی ماں کو بھی سکھا دی"

سنتے ہیں کہ لارڈ ریڈنگ رخصت پر جاتے ہیں ان کی نیابت کا حق لارڈ لٹن ادا کریں گے - لارڈ لٹن وہ شخص ہیں جنھوں نے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی لوہاری کا تمام فن سیکھ لیا - اور جھگڑالو لیڈروں کے بنانے

میں تو خدا کا [illegible] بڑی بڑی دور نہیں مل سکتی [illegible] ہے کہ معتقد ہستیاں ہیں میں آپ کی علاوہ [illegible] سازی کی داد ہیں بنگال کے تخت گورنری پر نہ تھا کوئی ہندوستانی مقدر ممکن ہوگا مگر حق حقوق کا بیان ذکر ہی کیا ہے آسام کے گورنر صاحب بولنے لگے ہیں - اب ہمیں ولنگڈن کی قوت، تمام دہلی اور آف اسپیچ [illegible] دیکھنی ہے کہ کتنے گھنٹوں میں لوہاری کی عظیم الشان صنعت آسام کے گورنر کو سکھاتے ہیں -

نصف حق و نصف باطل

ایک لڑکے نے استاد سے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے، رات کو آنکھ جو لگی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں نجاست کے حوض میں گر پڑا اور آپ شہد کے حوض میں "

استاد: کمبخت یہ تری بد فعلی کے نتائج ہیں -

شاگرد: جی یہ خواب تو آپ نے سنا ہی نہیں ابھی میں بول رہا تھا "

استاد: اچھا کہو "

شاگرد: اس کے بعد دیکھتا کیا ہوں کہ آپ میرا بدن چاٹ رہے ہیں اور میں آپ کا بدن -

استاد: بے چپ رہ خبیث خبردار اب کبھی ایسا خواب نہ دیکھنا "

مطلب یہ کہ صاحب بہادر [illegible] کہ بڑی بڑی تنخواہوں کے عہدہ میں گرنا مگر کسی ہندوستانی کی [illegible] - خیال تھا کہ بنگال میں لارڈ لٹن کی جگہ سر عبدالرحیم کام کریں گے اور بڑے بڑے گورے چپراسی ان کو بوٹ چاٹیں گے لیکن خواب ادھورا ہی رہا حکومت نے زبان حال سے فرمایا بس چپ رہو خبردار ایسا خواب پھر بھی دیکھا تو تم ہی جانو گے - لارڈ لٹن گورنر جنرل ہوں گے لارڈ لٹن کی جگہ سر جان کر [illegible] کام کریں گے اور سر جان کے قائم مقام سر ولیم [illegible] گورنر آسام ہوں گے ہے ہندوستانی امیدوار کو انھیں لازم ہے کہ اصلاحی اسکیم یعنی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو [illegible]

لگے کے چاٹیں اور [illegible] بجھا لیں کیا معنی جب [illegible] ہندوستانیوں کو بڑے بڑے عہدوں کی امید دلائی گئی اور [illegible] کی گورنری دے کے بہت ہندوستانیوں کی دل دکھائی گئی پھر ان غریب کو آپ [illegible] سے حکومت [illegible] استعفا دینا پڑا [illegible] تھا کہ تمام ہندوستان عرب کا [illegible] ہے جس نے ادھورا خواب دیکھا تھا [illegible] کے سو رہے [illegible] کہ ایک [illegible] نے بہت [illegible] فرنگیوں کی [illegible] طاقت سے زیادہ بوجھ [illegible] کی آخری گرہ کھل پڑی [illegible] گھبرا کے اٹھے [illegible] البتہ تقاضائے بشریت کے ڈھیر میں ہاتھ [illegible] آدھا خواب سچ نکلا آدھا جھوٹ -

مرزا غالب کی شاعری

ہمارے کرم فرما [illegible] صاحب بی اے نے مسلم [illegible] کے جلسہ میں مرزا صاحب مرحوم کی شاعری پر ایک لطیف لکچر [illegible] دیا تھا اور اب اسے چھپوا کے تقسیم کیا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ممدوح نے مرزا غالب کا کلام بامعان نظر دیکھا ہے اور جہاں کہیں ان کے کلام کو قابل [illegible] اساتذہ سے کہا ہے وہاں اپنے کمال سخن فہمی کا پورا ثبوت دیا ہے غالب مرحوم کے اردو دیوان میں جتنے شعر قابل فہم ہیں وہ [illegible] ہیں لیکن [illegible] قابل فہم اشعار میں سے بعض شعر ایسے بھی ہیں جن کو [illegible] استاد فن نے پسند نہیں کیا [illegible] مگر نہیں [illegible] بہرحال غالب [illegible] کے وہ جو ہم کہہ گئے ہیں اس کی تنقید کرنے پر بھی آج کوئی قادر نہیں ہے - ان کی شاعری [illegible] کے عیب سے بری ہے - ہم مرزا صاحب کی محنت اور بلند خیالی کی داد دیتے ہیں - کتاب کی قیمت ۳ روپے اور غالباً منیجر [illegible] پریس سے [illegible] مل سکتی ہے -

[illegible]

غیبی گولہ

کاشف ... ہے غیبی گولہ
دافع ... کو ... سکتا!
حامی اہل لوب مخبر اہل دنیا
شوق سے اہل قلم ...
غیبی گولے سے کوئی ...
کیوں نہ مقبول زمانہ ...

خاطر ... زمانہ ہے غیبی گولہ
اہل ... طرفدار ہے غیبی گولہ
نظم اور نثر کا گلزار ہے غیبی گولہ
صاحب فن کا ... غیبی گولہ
بمبئی ... غیبی گولہ
بادہ علم ... غیبی گولہ

منیجر اخبار غیبی گولہ بمبئی نمبر ۳

اودھ پنچ سنہ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ... مع محصولڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اگر آپ کو

موسیقی کا شوق ہے تو اس اخبار کا صفحہ ... ملاحظہ فرمائیے

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پُر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور فائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں، ابتدائے سنہ ... سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں، انھوں نے مسلسل مطالعہ کیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے بہر تب فائل ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ...

المشتہر منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامہ عراق

عجیب و غریب نظم ہے جس میں ... اور شاعر کی شاعرانہ ... سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ قیمت فی جلد ... منگانے پر ... وی پی ... آرڈر ... ہے

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد کے کار آمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنھوں نے اردو زبان کو بھی ... دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائیے۔

علم الاخلاق مسٹر گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اور اردو یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصولڈاک ...

افراد کا سبب۔ ... کے مطالعہ کی چیز ہے اردو ...
الدین اور الکوان ... مذہب و سائنس ...
امور عامہ۔ عربی فلسفہ عقلی کا کار آمد متن ...
ذاکر خریداروں کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] لکھنؤ میں چھپکر [illegible] شائع ہوا